© rasailojaraid.com

محسوسات

روزِ روشن میں بھی بے نور ہیں گلیاں یارو
ایسے شہروں سے تو اچھے ہیں بیاباں یارو

عرصۂ دہر میں اک حشر ہے برپا ہر سو
زندگی موت سے ہے دست و گریباں یارو

یہ بھی ہے عقلِ فسوں گر کی کرشمہ سازی
اپنے سائے سے بھی انساں ہے گریزاں یارو

ظلمتِ غم کا کسی طور تسلط ٹوٹے !!
دل کے داغوں کو کرو اور نمایاں یارو

خوں سے لکھو، کہ اسے نوکِ مژہ سے لکھو
قصۂ درد کا ہے ایک ہی عنواں یارو

صحنِ گلزار میں دیکھے ہیں بہر سو کانٹے
اب کے دیکھا ہے عجب رنگِ بہاراں یارو !

لاکھ بدنام سہی، پھر بھی وفا کیش تو ہے
کم ہیں اس دور میں راسخ سے بھی انساں یارو

جناب راسخ عرفانی

© rasailojaraid.com